ایک عورت جو ہمیشہ قرآنی آیات سے گفتگو کرتی تھی

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج کو گیا، ایک سفر کے دوران راستے میں مجھے ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی ملی جس نے اُون کا قمیض پہنا ہوا تھا، اور اُون ہی کی اوڑھنی اوڑھے ہوئے تھی، میں نے اسے سلام کیا، تو یس نے جواب میں کہا:

"سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ "

میں نے پوچھا: ”اللہ تم پر رحم کرے، یہاں کیا کر رہی ہو؟“ کہنے لگی:

"وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ" (جسے اللہ گمراہ کردے اس کا کوئی رہنما نہیں ہوتا)۔

میں سمجھ گیا کہ راستہ بھول گئی ہے، اس لئے میں نے پوچھا: ”کہاں جانا چاہتی ہو؟“

کہنے لگی: "سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا" (پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو رات کے وقت مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک لے گئی)۔

میں سمجھ گیا کہ وہ حج ادا کر چکی ہے، اور بیت المقدس جانا چاہتی ہے، میں نے پوچھا: ”کب سے یہاں بیٹھی ہو؟“

کہنے لگی: "ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا" (پوری تین راتیں)۔

میں نے کہا: ”تمہارے پاس کچھ کھانا وغیرہ نظر نہیں آرہا، کھاتی کیا ہو؟“

جواب دیا: "هُوَ يُطْعِمُنِیْ وَيَسْقِيْنِ" (وہ اللہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے)۔

میں نے کہا: ”وضو کس چیز سے کرتی ہو؟“

کہنے لگی: "فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا" (پاک مٹی سے تیمّم کرلو)۔

میں نے کہا: ”میرے پاس کچھ کھانا ہے، کھاؤ گی؟“

جواب میں اس نے کہا: "اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ" (رات تک روزوں کو پورا کرو)

میں نے کہا: ”یہ رمضان کا تو زمانہ نہیں ہے!“

بولی: "وَمَنۡ تَطَوَّعَ خَيۡرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيۡمٌ" اور جو بھلائی کے ساتھ نفلی عبادت کرے تو اللہ شکر کرنے والا اور جاننے والا ہے)۔

میں نے کہا: "سفر کی حالت میں تو فرض روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے!"

کہنے لگی: "وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ" (اگر تمہیں ثواب کا علم ہو تو روزہ رکھنا زیادہ بہتر ہے)۔

میں نے کہا: تم میری طرح بات کیوں نہیں کرتیں؟"

جواب ملا: "مَا يَلۡفِظُ مِنۡ قَوۡلٍ اِلَّا لَدَيۡهِ رَقِيۡبٌ عَتِيۡدٌ" (انسان جو بات بھی بولتا ہے، اس کے لئے ایک نگہبان فرشتہ مقرر ہے)۔

میں نے پوچھا: "تم ہو کون سے قبیلے سے؟"

کہنے لگی: "لَا تَقۡفُ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ" (جس بات کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑو)۔

میں نے کہا: "معاف کرنا مجھ سے غلطی ہوئی!"

بولی: "لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ" (آج تم پر کوئی ملامت نہیں، اللہ تمہیں معاف کرے)۔

میں نے کہا: "اگر چاہو تو میری اُنٹنی پر سوار ہو جاؤ، اور اپنے قافلے سے جا ملو؟"

کہنے لگی: "وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰہُ" (تم جو بھلائی بھی کرو، اللہ اسے جانتا ہے)۔

میں نے یہ سن کر اپنی اونٹنی کو بٹھا لیا، مگر سوار ہونے سے پہلے وہ بولی: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ" (مؤمنوں سے کہہ کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں)۔

میں نے اپنی نگاہیں نیچی کر لیں اور اس سے کہا: "سوار ہو جاؤ!" لیکن جب وہ سوار ہونے لگی تو اچانک اُنٹنی بھاگ کھڑی ہوئی اور اس جدوجہد میں اس کے کپڑے پھٹ گئے، اس پر وہ بولی: "مَا اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ" (تمہیں جو کوئی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اعمال کے سبب ہوتی ہے)۔

میں نے کہا: "ذرا ٹھہرو میں اُنٹنی کو باندھ دوں، پھر سوار ہونا۔"

وہ بولی: "فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ" (ہم نے اس مسئلے کا حل سلیمان (علیہ السلام) کو سمجھا دیا)

میں نے اُونٹنی کو باندھا، اور اس سے کہا: "اب سوار ہو جاؤ"۔

وہ سوار ہو گئی اور یہ آیت پڑھی: "سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ" پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے لئے رام کر دیا، اور ہم اس کو رام کرنے والے نہیں تھے، بلاشبہ ہم سب پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں)۔

میں نے اُنٹنی کی مہار پکڑی اور چل پڑا، میں بہت تیز تیز دوڑا جا رہا تھا، اور ساتھ ہی زور زور سے چیخ کر اُنٹنی کو ہنکا بھی رہا تھا، یہ دیکھ کر وہ بولی:

"وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ" (اپنے چلنے میں اِعتدال سے کام لو اور اپنی آواز پست رکھو)۔

اب میں آہستہ آہستہ چلنے لگا، اور اَشعار ترنم سے پڑھنے شروع کیے، اس پر اس نے کہا: "فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ" (قرآن میں سے جتنا حصہ پڑھ سکو، وہ پڑھو)۔

میں نے کہا: ”تمہیں اللہ کی طرف سے بڑی نیکیوں سے نوازا گیا ہے۔“

بولی: "وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُو الْاَلْبَابِ" (صرف عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں)۔

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد میں نے اس سے پوچھا: ”تمہارا کوئی شوہر ہے؟“

بولی: "لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ" (ایسی چیزوں کے بارے میں مت پوچھو جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بُری لگیں)۔

اب میں خاموش ہو گیا، اور جب قافلہ نہیں مل گیا، میں نے اس سے کوئی بات نہیں کی، قافلہ آ گیا تو میں نے اس سے کہا: ”یہ قافلہ سامنے آ گیا ہے، اس میں تمہارا کون ہے؟“

seekho aur sikhao

کہنے لگی: "اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا" (مال اور بیٹے دینوی زندگی کی زینت ہیں)۔

میں سمجھ گیا کہ قافلے میں اس کے بیٹے موجود ہیں۔ میں نے پوچھا: ”قافلے میں ان کا کام کیا ہے؟“

بولی: "وَعَلٰمٰتٍ وَّبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ" (علامتیں ہیں اور ستارے سے وہ راستہ معلوم کرتے ہیں)۔

میں سمجھ گیا کہ اس کے بیٹے قافلے کے رہبر ہیں، چنانچہ میں اسے لے کر خیمے کے پاس پہنچ گیا اور پوچھا: "یہ خیمے آگئے ہیں، اب بتاؤ تمہارا (بیٹا) کون ہے؟"

کہنے لگی: "وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا"، "وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا"، "يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ"۔

یہ سن کر میں نے آواز دی: "یا ابراہیم! یا موسیٰ! یا یحییٰ!

تھوڑی سی دیر میں چند نوجوان جو چاند کی طرح خوبصورت تھے، میرے سامنے آکھڑے ہوئے۔

جب ہم سب اطمینان سے بیٹھ گئے تو اس عورت نے اپنے بیٹوں سے کہا:

"فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ"۔

(اب اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دے کر شہر کی طرف بھیجو، پھر وہ تحقیق کرے کہ کونسا کھانا زیادہ پاکیزہ ہے، سو اس میں سے تمہارے واسطے کچھ کھانا لے آئے)۔

seekho aur sikhao

یہ سن کر ان میں سے ایک لڑکا گیا اور کچھ کھانا خرید لایا، وہ کھانا میرے سامنے رکھا گیا تو عورت نے کہا: "كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ" (خوشگواری کے ساتھ کھاؤ پیو۔ بہ سبب ان اعمال کے جو تم نے پچھلے دنوں میں کئے ہیں)۔

اب مجھ سے نہ رہا گیا، میں نے لڑکوں سے کہا: "تمہارا کھانا مجھ پر حرام ہے، جب تک تم مجھے اس عورت کی حقیقت نہ بتلاؤ!"

لڑکوں نے بتایا کہ: "ہماری ماں کے چالیس سال سے یہی کیفیت ہے، چالیس سال سے اس نے قرآنی آیات کے سوا کوئی جملہ نہیں بولا۔ اور یہ پابندی اس نے اپنے اُوپر اس لئے لگائی ہے کہ زبان سے کوئی ناجائز یا نامناسب بات نا نکل جائے جو اللہ کی ناراضی کا سبب بنے۔"

میں نے کہا: "ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ"۔

(الابشیہیؒ: المستطرف فی کل فن مستطرف ج: ۱ص: ۵۶،۵۷، عبد الحمید احمد حنفی، مصر ۱۳۶۸ھ)